1

اردو کی نشوونما میں صوفیائے کرام کی خدمات

یا

اردو کی نشوونما میں دکن کے صوفیائے کرام کی خدمات

جواب:- سرزمین ہند میں صوفیائے کرام کی اصلاحی اور تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز ساتویں صدی ہجری سے ہوا۔ صوفیائے کرام کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ خیالات کی ترسیل کا تھا۔ وہ اجنبی ملک میں غیر مانوس ماحول اور نامانوس زبان سے دوچار تھے۔ اسی طرح ان حضرات کی زبان سے مقامی لوگ ناواقف تھے۔ ایسی صورت حال میں تبلیغ و اشاعت دین کا کام کتنا مشکل ہے سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر اولیائے کرام نے ہمت نہ ہاری اور اپنی باتیں مقامی لوگوں تک پہنچانے کے لئے اور مقامی لوگوں کی باتوں کو سمجھنے کے لئے ایک نئی زبان کی داغ بیل ڈالی جو مخلوط تھی۔ اولیا و صوفیا نے مقامی لوگوں کو ملنے میں جو [illegible] اور مقامی لوگوں کی زبان میں گفتگو کرنے کی کوشش کی۔ محقق [illegible] اشارہ ابوالوفا نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے ہندوی زبان میں اور حضرت خواجہ گنج شکر نے ہندوی اور پنجابی زبانوں میں اشعار کہے۔ اگرچہ تلاش بسیار کے باوجود حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کا کوئی معتبر قول دستیاب نہیں ہے شعر ان کی [illegible] مگر [illegible] کے پیش نظر یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہندی سے واقف تھے کیونکہ ہندو بھی ان کے معتقد تھے۔

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ اردو کی پیدائش صوفیائے کرام کی اصلاحی و تبلیغی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ واضح ہو کہ ابتدائی دور کے ان بزرگوں کی کوششیں تاریخ میں [illegible] بھی درج ہے کہ آغاز کار سے اردو شعر و ادب پر تصوف کے گہرے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ اردو کا جو پہلا جملہ دستیاب ہے وہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر سے منسوب ہے۔ [illegible] کے اس جملے کا جواب ہے کہ [illegible] آپ نے فرمایا "پونوں کا چاند بھی بالا ہے" حضرت بابا فریدالدین گنج شکر سے یہ جملہ بھی منسوب ہے کہ "[illegible]" جواہر فریدی اور سیرالاولیاء میں ان کے دو قول نقل کئے گئے ہیں۔ جواہر فریدی میں جو قول نقل ہوا ہے وہ مشہور ہے

[illegible] سورت   [illegible]

[illegible] بیاض میں حضرت بابا فریدالدین گنج شکر کا یہ شعر ملتا ہے

تن دھونے سے دل جو ہوتا پاک   پیش رو اصفیا کے ہوتے غوک

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر کے اقوال اور اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی زبان [illegible] ابھی [illegible] تیار ہو رہی تھی۔ ساتویں صدی ہجری کے ایک اور بزرگ شاہ راجو کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اسی زبان میں وعظ و نصیحت فرماتے تھے مگر اب ان کا کوئی تحریری ثبوت نہیں ہے۔ ساتویں صدی ہجری ہی میں [illegible] جنہوں نے نہ صرف تصوف کی دنیا میں دھوم مچا دی بلکہ [illegible] فارسی شعر و ادب اور غزل گوئی میں شہرت و امتیاز حاصل کیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ نئی زبان جو صوفیائے کرام کی کوششوں سے پروان پا رہی تھی اس کے خد و خال واضح ہو رہے تھے۔ انہوں نے اپنی زبان کو کبھی ہندوی اور کبھی [illegible] کا نام دیا۔ انہوں نے اس زبان میں شاعری بھی کی ہے۔ کہہ مکرنیاں اور پہیلیاں بھی ملتی ہیں۔ ان کی شاعری میں ہندی اور فارسی کی آمیزش دیکھنے کو ملتی ہے۔ امیر خسرو نے ریختہ کی داغ بیل ڈالی۔ اپنے پیر و مرشد حضرت نظام الدین اولیاء کی زبان کے سامنے پیش [illegible]

گوری سووے سیج پر مکھ پر ڈارے کیس   چل خسرو گھر آپنے سانجھ بھئی چہوں دیس

حضرت امیر خسرو سے یہ غزل بھی مشہور ہے جس کا مطلع یہ ہے ؎

زحال مسکیں مکن تغافل دورائے نیناں بنائے بتیاں

کہ تاب ہجراں ندارم اے جاں نہ لیہو کاہے لگائے چھتیاں

اردو زبان کی تاسیس میں شیخ شرف الدین یحییٰ منیری اور شیخ بو علی قلندر کی خدمات بھی بہت گراں قدر ہیں۔ اردو کی [illegible] صوفیائے کرام کی خدمات [illegible] اولیا و صوفیا کی خدمات [illegible] کم نہیں ہیں۔ اسی طرح گجرات کے صوفیا و اولیا [illegible] اردو کی [illegible] [illegible] صوفیا و اولیا کی خدمات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

علاؤ الدین خلجی کی فتح دکن [illegible] [illegible] اور اشاعت دین کا کام [illegible] [illegible] شاہ [illegible] بابا سید [illegible] شاہ جلال الدین گنج رواں [illegible] [illegible] حضرت [illegible] شاہ منتجب الدین زر زری بخش [illegible] حضرت گیسو دراز کے والد سید یوسف شاہ راجو قتال [illegible] برہان الدین غریب [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

حضرت شاہ برہان الدین غریب کا وصال ۷۳۸ھ میں ہوا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت زین الدین [illegible] وصال ۷۷۱ھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] وصال ۸۰۸ھ [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

[illegible] سید محمد [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] حضرت جلال الدین گنج رواں (۷۰۷ھ — ۷۹۵ھ) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز وصال ۸۲۵ھ [illegible] [illegible] معراج العاشقین [illegible] [illegible]

[illegible]

٣

کچھ بزرگ اور علماء جو اس دور کے ادب میں ہیں :

سید الدین۔ آپ بہمنی دور کے بزرگ ہیں۔ سید صدر الدین چشتی کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ [illegible]
کا خلاصہ ہے۔ نمونہ ملاحظہ کیجیے :

ناؤں لے اللہ محمد کا اول	کہ کا سب کو کیوں حرہ [illegible]
صدر الدین [illegible]	وصل [illegible]

سید محمد اکبر حسینی۔ آپ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے فرزند تھے۔ ایک مرتب اعلام اور عاشقی میں جیت میں جانا جاتا ہے
جاتے ہیں۔ [illegible] کا نمونہ ہے :

" [illegible] سو ہے [illegible] خدا کے تو حق زندگی پیاں ہے۔ جو کا مرتب ہیں
[illegible] (آپ کا اردو ترجمہ) یعنی [illegible]
آگے [illegible] ہوں :

عبداللہ حسینی۔ سید عبداللہ حسینی نے اپنے [illegible] سیدنا عبدالقادر جیلانی کی تصنیف
" نشاط العشق " کا ترجمہ دکنی اردو میں کیا۔ اس کا خلاصہ [illegible] اور [illegible]
ہے۔

شاہ میراں جی شمس العشاق۔ آپ نے ٩٠٢ ھ میں وصال فرمایا۔ آپ [illegible]
[illegible] ہیں۔ چند رسالے کا نام ہے۔ " شرح مرغوب القلوب " وغیرہ۔
[illegible] ٩
خوش نغز [illegible] خوش نامہ [illegible]

دکنی [illegible] زبان کی ترقی [illegible] اللہ [illegible]
بابا شاہ حسینی، میراں جی [illegible] عبداللہ میراں یعقوب وغیرہ [illegible]
[illegible] تصنیفات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اگرچہ [illegible] زبان
[illegible] زبان
[illegible] زبان [illegible] زبان [illegible]
[illegible] یہ زبان [illegible] اس کی دلکشی اور [illegible]
[illegible]